سانحہ شانتی نگر

مسیحی رہنماؤں کے ساتھ علماء کرام کا تعاون

یہ امر ازحد خوش آئند ہے کہ شانتی نگر کے حادثے پر اسلامی تنظیموں کے رہنماؤں کا ردعمل اتنا بروقت اور صحیح تھا کہ مسیحی برادری نے اس کی تحسین کی ہے۔ پندرہ روزہ "شاداب" (لاہور) کے الفاظ میں "قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی، جن کے نظریات سے اختلاف ممکن ہے، لیکن اُن کا اس موقع پر بروقت بیان حق و انصاف کی بات کرنے والوں کے لیے حوصلہ افزائی کا باعث بنا۔ اس کے ساتھ ہی مولانا اجمل قادری اور بعد ازاں مرکزی تنظیم المشائخ کے صدر صاحبزادہ فیض القادری اور دیگر علمائے حق کے بیانات اور اس سلسلے میں [اُن کی] مساعی قابل تحسین ہے، اور سب سے بڑھ کر خطیب شاہی مسجد مولانا ڈاکٹر عبدالقادر آزاد کا اس سانحے کے حوالے سے کردار اور انداز بذات خود ہر عالمِ دین کے لیے قابلِ تقلید ہے۔ ان علماء اور ان کے رفقائے کار نے جس دل جمعی اور خلوصِ قلب کے ساتھ اس سانحہ کے عوامل و عواقب اور علائم و علائق کی تفتیش و تحقیق کر کے مسیحیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا ہے، اس سے مسیحیوں کی قدرے تالیف قلب ہوئی ہے۔" (اشاعت ۱۶ تا ۲۸ فروری ۱۹۹۷ء، ص ۳)

مذکورہ حادثے کے نتیجے میں جنم لینے والی تنظیم "مسلم - مسیحی اتحاد" کے رہنماؤں نے واضح کیا ہے کہ "سانحہ شانتی نگر کے پسِ پردہ پاکستان دشمن ہاتھ کارفرما تھے جن کا مقصد پورے ملک میں مسلم - مسیحی تنازعہ کی آگ بھڑکانا، مسئلہ کشمیر سے دُنیا کی توجہ ہٹانا اور پاکستانی ملت کو دہشت گرد کے طور پر پیش کرنا اور عالمی سطح پر پاکستان کے مفادات کو نقصان پہنچانا تھا، لیکن مسلم علماء اور مسیحی پادریوں کی بروقت مداخلت کے باعث اس فتنے کو ابتداء ہی میں کچل دیا گیا، اور اب شانتی نگر ایک بار پھر حقیقی معنوں میں امن و شانتی کا مرکز بن گیا ہے۔"

مولانا عبدالقادر آزاد نے کہا کہ "شانتی نگر کے قریب ایک مسجد میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی اطلاع پھیلا کر مسلمانوں میں احتجاج کی کیفیت پیدا کی گئی۔ ہزاروں مسلمانوں کے جلوس نکلے، لیکن تخریب کار اُن سے الگ تھے جن کے پاس ایسا بارود اور دھماکہ خیز مواد تھا کہ فولادی دیواریں بھی پگھل گئیں۔" (روزنامہ "نوائے وقت"، راولپنڈی، ۲۶ فروری ۱۹۹۷ء)

دعا ہے کہ "مسلم - مسیحی اتحاد" میں جو علمائے دین اور مسیحی پادری یک جا ہوئے ہیں، ان کے

درمیان مستقل رابطے رہیں، ایک دوسرے کا نقطۂ نظر سُنیں اور انسان کے بنائے ہوئے قوانین کے بجائے انسان کے لیے اُس کے خالق کے تجویز کردہ ضابطۂ حیات کو بر سرِ عمل لانے میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ ماضی میں مسیحی مذہبی رہنماؤں نے وطنِ عزیز کے بعض جدید تعلیم یافتہ اور سیکولر - لبرل تصوّرِ حیات کے داعی افراد کے ساتھ مل کر مسلم - مسیحی اتحاد و تعاون کی باتیں کیں، برائے نام "مکالمے" کا آغاز کیا، مگر ان روابط اور مکالمے سے چنداں سود مند نتائج برآمد نہیں ہوئے۔ کہ مسیحی مذہبی رہنماؤں اور مسلم عوام کے حقیقی دینی رہنماؤں کے درمیان روابط اور مکالمہ ہی مسائل کے حل کا ضامن ہے۔

"سانحہ شانتی" نگر کے متاثرین کی جذباتی اور مادی بحالی میں مختلف تنظیموں اور گروہوں کے شانہ بشانہ علمائے کرام نے الحمد للہ بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ میں بنی نوعِ انسان کے درمیان کسی فرق اور تمیز کی گنجائش نہیں، اور مظلوم کی حمایت اور اُس کی داد رسی کے لیے جدوجہد سچے مسلمان کا وظیرہ سمجھا جاتا ہے اور وہ ظالم کا کبھی حامی نہیں ہوتا، چاہے وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ علماء کرام نے شانتی نگر میں اتحاد و مفاہمت پیدا کرنے کے لیے اپنے عمل سے اسلامی تعلیمات کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے۔ وطنِ عزیز میں مسیحی مذہبی قیادت علمائے کرام سے بالعموم دور رہنے کی کوشش کرتی رہی ہے، مگر اس سانحہ کے بعد جن مسیحی پادریوں کو علماء کرام کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقع ملا ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ علماء کرام نے اتحاد و مصالحت کی فضا پیدا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

شانتی نگر میں صورتِ حال بہتر ہو جانے کے بعد مسیحی رہنماؤں کی جانب سے علماء کرام کو سینٹ انتھونی چرچ - لاہور میں اظہارِ تشکّر کی دعا میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ مسیحی رپورٹ کے مطابق:

> ۲۳ [فروری] کو مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے ۳۱ علماء اظہارِ تشکّر کی مشترک دعا کے لیے سینٹ انتھونی چرچ میں اکٹھے ہوئے۔ اِس موقع پر مسلم وفد میں پنجاب کے تمام پیروں کے محترم سربراہ بھی شامل تھے۔ معمولی چائے پانی کے بعد علماء جلوس کی شکل میں ننگے پاؤں چرچ گئے۔ --- تمام مسلمان مہمانوں نے عظمتِ خداوندی کے عمل میں شرکت کی۔

مزید لکھا گیا ہے کہ

> علمائے کرام اور بالخصوص شاہی مسجد لاہور کے خطیب کے ساتھ اپنے مختصر تعلق اور کام کے دوران میں ہمیں محسوس ہوا کہ مذہبی رہنماؤں کے دل بہت کشادہ ہیں اور وہ

> کیتھولک چرچ کے لیے عزت و احترام کا جذبہ رکھتے ہیں۔ پوپ جان پال دوم کے لیے اُن کے دل میں بہت احترام ہے اور پوپ کو آج کی دُنیا میں بنی نوعِ انسان کی رہنمائی کے لیے اعلیٰ ترین روحانی اور اخلاقی اتھارٹی خیال کرتے ہیں۔گ یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ بادشاہی مسجد اور نیلا گنبد مسجد - لاہور کے اماموں نے پادری فرانسس ندیم اور پادری اینڈریو فرانسس کو دعوت دی کہ جمعہ کے روز اِن مسجدوں میں وہ خطاب کریں۔گ

رواداری کی اس فضا میں مسیحی مذہبی رہنماؤں کے لیے مناسب ہے پاکستان کی نظریاتی اساس کے پیشِ نظر علمائے کرام کے مزید قریب آئیں اور وطنِ عزیز کے معاشرے کو احکامِ خداوندی کی روشنی میں خوب سے خوب تر بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ جن مسیحی مذہبی رہنماؤں کو علمائے کرام کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے، الحمد للہ اُن کا تجربہ حوصلہ افزا ہے۔ (ماہنامہ "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے اداریوں سے مقتبس)